باب نمبر 2

ایمانیات وعبادات

1۔ ایمانیات

(الف) توحید کے دلائل اور تقاضے

حاصلاتِ تعلم

اس سبق کو پڑھنے کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

- توحید کے معنی و مفہوم کو جان سکیں
- وُجودِ باری تعالیٰ اور توحید کے دلائل سے آگاہ ہو سکیں۔
- توحید و شرک کی اقسام اور توحید کے تقاضوں سے واقفیت حاصل کر سکیں۔
- عملی زندگی میں توحید کے فوائد و ثمرات اور شرک کے نقصانات کا جائزہ لے سکیں۔
- توحید باری تعالیٰ کی اہمیت جان کر اپنا ایمان مضبوط کر سکیں۔
- وجود باری تعالیٰ کے دلائل سے آگاہ ہو کر کفر و الحاد سے بچ سکیں۔
- توحید کے دلائل جان کر شرک سے پاک رہ سکیں۔

سوال 1 عقیدہ توحید کا معنی و مفہوم، اہمیت اور اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: **توحید کے لغوی معنی:**

توحید عربی زبان کا لفظ ہے، جس کے لغوی معنی، 'ایک ماننا' 'یکتا ثابت کرنا' اور یکتا جاننا'' کے ہیں۔ یعنی کسی چیز کو ہر اعتبار سے واحد اور منفرد ماننا۔

توحید کی اصطلاحی تعریف:

شرعی اصطلاح میں توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی ذات، صفات، افعال، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا اور وحدہ لاشریک مانا جائے۔

عقیدہ توحید تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی دعوت کا مرکز:

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیائے کرام علیہم السلام اس دنیا میں مبعوث فرمائے، سب کی دعوت کی بنیاد توحید تھی۔ ہر نبی نے اوّلاً اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے اور اس کے سوا ہر معبود کا انکار کرنے کی تلقین فرمائی۔ ارشاد ربانی ہے۔

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴾ (سورۃ الانبیاء، 25)

ترجمہ: ''اور ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے جو بھی رسول بھیجے ان کو یہی وحی فرمائی کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو۔''

توحید کی اقسام:

stepacademyofficial.com

توحید اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو واحد، یکتا اور بے مثال ماننے کا نام ہے۔ یہ عقیدہ انسان کے ایمان کی بنیاد اور تمام دینی اعمال کی روح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے سب نے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے اور اس کی عبادت کرنے کی تلقین فرمائی۔ قرآن وسنت میں توحید کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ توحید کی درج ذیل اقسام ہیں:

i. توحید فی الذات:

توحید فی الذات کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور صرف وہی ذات عبادت کے لائق ہے۔ اسی عقیدہ کا اظہار دن بھر کی پانچ نمازوں میں کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کی اولاد ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کی کوئی تشبیہ نہیں، اور نہ اس کی مانند و مثل کوئی موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ﴾ (سورۃ الشوریٰ: 11)

ترجمہ: اس (اللہ) جیسے کوئی شے نہیں۔

ii. توحیدِ ربوبیت:

توحید ربوبیت سے مراد یہ ہے کہ انسان اس بات پر ایمان لائے کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس میں کوئی اس کا ہم سر اور شریک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا واحد رب، خالق، مالک، رازق، پالنے والا اور اس کے وسیع و عریض نظام کو چلانے والا ہے۔ ہر چیز اس کی قدرت اور حکم سے قائم ہے۔ کوئی بھی مخلوق اللہ کے حکم کے بغیر نہ پیدا کر سکتی ہے، نہ زندہ رکھ سکتی ہے، اور نہ ہی کوئی اس کے نظام کو چلا سکتا ہے۔ اللہ کی ربوبیت میں اس کا ہر کام کرنا، ہر چیز پر قدرت اور حکمرانی شامل ہے۔ مومن کا ایمان کامل اس وقت ہوتا ہے جب وہ اللہ کی ربوبیت کو مان لیتا ہے اور اس کے سوا کسی کو رب نہیں سمجھتا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اللہ ہی ہے جس نے تمھیں پیدا فرمایا پھر اس نے تمھیں رزق عطا فرمایا پھر وہ تمھیں موت دیتا ہے پھر وہی تمھیں زندہ فرمائے گا، کیا تمھارے شریکوں میں (بھی) کوئی ایسا ہے جو ان میں سے کوئی (بھی) کام کر سکتا ہو۔ (سورۃ الرّوم: 40)

iii. توحیدِ اُلوہیت:

توحیدِ اُلوہیت یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لایا جائے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی معبودِ برحق ہے اور اس کی عبادت میں کوئی اس کا شریک نہیں، صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو عبادت کے لائق سمجھنا اسی کی عبادت کرنا اور پوری زندگی اس کے احکام کے تحت گزارنا توحید اُلوہیت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: جو شخص اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (سورۃ الکہف: 110)

قرآن مجید میں شرک کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کو سب سے اہم عبادت قرار دیا گیا ہے۔ مومن کا ایمان اس وقت مکمل ہوتا ہے جب وہ عبادات کو صرف اللہ کے لیے مخصوص کر دے اور ہر طرح کے شرک سے باز رہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ (سورۃ النساء: 36)

stepacademyofficial.com

iv. توحیدِ اسماء و صفات:

توحید اسماء و صفات کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تمام نام اور صفات مکمل طور پر اس کی ذات کے لیے مخصوص ہیں، اور ان میں کوئی نقص یا شبہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اور صفات کے تقاضوں میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسما و صفات قرآن و حدیث میں بیان کیے گئے ہیں، اور ان کو بلا تشبیہ، تمثیل یا تشریح قبول کرنا ایمان کی شرط ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات اس کی عظمت، قدرت اور کمالات کو ظاہر کرتی ہیں، اور مومن کا ایمان اسی بات پر قائم ہوتا ہے کہ اللہ کی صفات منفرد اور بے مثال ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا﴾ (سورۃ الاعراف: 180)

ترجمہ: "اور اللہ ہی کے لیے تمام اچھے نام ہیں لہٰذا اسے اِن (ناموں) کے ساتھ پکارو۔"

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم دعا فرمایا کرتے:

"اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ، سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ، أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ، أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ، أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ" (مسند احمد: 3712)

ترجمہ: "اے اللہ! میں تجھ سے ان تمام ناموں کے وسیلے سے مانگتا ہوں جو تیرے ہی ہیں، جن کے ساتھ تُو نے اپنی ذات کو نامزد فرمایا، یا جنہیں تُو نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا، یا انہیں اپنے پاس علم غیب میں رکھا۔"

سوال 2 وجود باری تعالیٰ کے دلائل بیان کریں۔

جواب: وجود باری تعالیٰ کے دلائل درج ذیل ہیں:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو توحید کی فطرت پر پیدا فرمایا ہے۔ یعنی انسان کی اصل ساخت میں اللہ کی وحدانیت کا ادراک شامل ہے۔ یہی فطرت انسان کو خالق کے سامنے جھکنے پر آمادہ کرتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ حَنِيْفًا ۚ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا﴾ (سورۃ الروم: 30)

ترجمہ: "تو آپ اپنا رُخ یکسوئی کے ساتھ دین پر قائم رکھیں (یہی) اللہ کی وہ فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا فرمایا"

انسان کو اگر اس کی فطری طبیعت پر چھوڑ دیا جائے تو وہ اپنی فطرت کی آواز پر دین توحید ہی کو اختیار کرے گا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے اسے پیدا فرمایا ہے کیوں کہ ذاتِ باری تعالیٰ اور اس کی توحید کا تصور اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں رکھا ہے۔

اسلام کا مرکزی عقیدہ:

اسلام کا مرکزی عقیدہ توحید ہے، یعنی اللہ کی یکتائی اور اس کی عبادت صرف اسی کے لیے مخصوص کرنا۔ اسلام میں ایمان کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی واحد رب، معبود، اور خالق ہے جس کی اطاعت لازم ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں، اسلام نے انسان کو اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرنے، اس کی عبادت کرنے، تمام شرک اور بدعات سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ یہی عقیدہ اسلام کی بنیاد اور روح ہے جس پر تمام عبادات اور اخلاقی تعلیمات قائم ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ﴾ (سورۃ الحجرات: 15)

ترجمہ: "بے شک ایمان والے تو صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم) پر ایمان"

stepacademyofficial.com

مشاہدۂ کائنات اور عقلِ انسانی:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل عطا فرمائی اور غور و فکر کی صلاحیت عطا کی ہے۔ جب انسان آسمان، زمین، سورج، چاند، ستارے سمندر، پہاڑ اور دیگر تخلیقات کو دیکھتا ہے تو اس کا دل و دماغ یہ سوال ضرور کرتا ہے کہ یہ سب کیسے اور کس نے بنایا؟ یہی سوچ انسان کو خالق کے وجود تک پہنچاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ فِیۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الۡاَلۡبَابِ﴾ (آلِ عمران، 190)

ترجمہ: ”بے شک آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں یقیناً عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں۔“

قرآن مجید کی دعوتِ تدبر و تفکر:

قرآن مجید بار بار انسان کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے۔ یہ دعوت محض علمی نہیں، بلکہ فکری بیداری کی دعوت ہے تاکہ انسان اپنے خالق کو پہچانے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کائنات کی نشانیوں میں غور کرو، تاکہ یقین حاصل ہو۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَوَلَمۡ یَنۡظُرُوۡا فِیۡ مَلَکُوۡتِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ﴾ (سورۃ الاعراف، 185)

ترجمہ: ”کیا ان لوگوں نے غور نہیں کیا آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت میں؟“

وجود کائنات:

کائنات کی موجودگی اور اس کی پیچیدہ ترتیب خود بخود ایک خالق کی نشان دہی کرتی ہے۔ ہر چیز میں نظام، حکمت اور ترتیب اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی طاقت ور ذات ہے جس نے اسے پیدا کیا اور سنبھالا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں عقل رکھنے والوں کے لیے واضح نشانیاں ہیں جو اللہ کی وحدانیت اور قدرت کی گواہ ہیں۔ یہی کائنات ہمیں اللہ کی صفت خالق مالک، اور رب کی پہچان کراتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

﴿اَمۡ خُلِقُوۡا مِنۡ غَیۡرِ شَیۡءٍ اَمۡ ہُمُ الۡخٰلِقُوۡنَ﴾ (سورۃ الطور، 35)

ترجمہ: ”کیا وہ کسی (خالق) کے بغیر ہی پیدا کیے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں۔؟“

اللہ تعالیٰ ہر چیز کا خالق:

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کو خالق کے طور پر متعارف کروایا گیا ہے، جو کائنات اور اس میں موجود ہر چیز کا پیدا کرنے والا، زندہ رکھنے والا اور نظم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات مکمل، واحد اور بے مثال ہے، اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ قرآن میں بارہا فرمایا گیا ہے کہ وہی ہر چیز کا خالق ہے، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور ہر شے کو خاص نظام اور حکمت کے ساتھ پیدا کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَہُمَا فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ﴾ (سورۃ الفرقان، 59)

ترجمہ: ”جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمینوں کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے چھ دنوں میں۔“

کائنات کا وجود، اس کا نظم، عقل انسانی کا تقاضا اور قرآن مجید کی دعوت سب اس امر کے متقاضی ہیں کہ اس عظیم الشان کائنات کا خالق ایک ہے، جو ہر شے پر قادر، علیم، بصیر، اور حکیم ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

منظّم نظام کائنات:

کائنات ایک مکمل اور منظم نظام کے تحت چلتی ہے جس میں ہر چیز اپنی مقررہ جگہ اور وقت پر موجود ہے۔ سورج، چاند، زمین اور

stepacademyofficial.com

ستارے ایک خاص ترتیب اور قانون کے مطابق گردش کرتے ہیں، پانی کا چکر جاری رہتا ہے، اور تمام عناصر ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی میں کام کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس نظم و نسق کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حکمت کی واضح دلیل بتایا گیا ہے، جو کائنات کے خالق کی شان اور عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ﴾ (سورۃ یٰسٓ: 40)

ترجمہ: "نہ سورج سے ہو سکتا ہے کہ وہ چاند کو پکڑ لے اور نہ ہی رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور سب (اپنے اپنے) دائرے میں تیر رہے ہیں۔"

کائنات میں موجود ہر چیز، اپنے اپنے کام میں مشغول ہے، بغیر کسی ٹکراؤ یا بے ترتیبی کے۔ اس سے ثبوت ملتا ہے کہ پوری کائنات کو ایک ہستی کنٹرول کر رہی ہے۔ اگر خالق ایک سے زیادہ ہوتے، تو نظام بگڑ جاتا، جیسا کہ قرآن میں ارشاد ہے:

﴿لَوْ كَانَ فِیْهِمَاۤ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ (سورۃ الانبیاء: 22)

ترجمہ: "اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے۔"

آسمان و زمین، رنگ برنگی مخلوقات، ان کے مزاج، ندیاں، چشمے، سمندر، درخت اور سبزہ، یہ سب ایک منظم اور مربوط نظام کے تحت کام کر رہے ہیں۔ ان سب چیزوں کا بغیر خالق کے وجود میں آجانا ممکن نہیں۔ ان میں پایا جانے والا تنوع، نظم، اور توازن اس بات کا پختہ ثبوت ہے کہ کوئی ہے جو ان سب کو کنٹرول کر رہا ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

انسانی وجود میں نشانیاں:

اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں صرف باہر کی دنیا میں ہی نہیں بلکہ خود انسان کے وجود میں بھی موجود ہیں۔ انسانی جسم کا ہر عضو دل، دماغ، اعصاب، نظامِ ہضم، نظامِ نفس وغیرہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے اپنے کام میں مشغول ہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کے وجود کی نشانیاں ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَ فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ﴾ (سورۃ الذاریات: 21)

"اور تمہاری ذات میں بھی (نشانیاں ہیں) تو کیا تم دیکھتے نہیں؟"

انسانی جسم میں موجود مواصلاتی (communication) نظام، دماغی تجزیہ، اور دل کی دھڑکن یہ سب اپنے وقت پر، بغیر کسی بیرونی کنٹرول کے چلتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان ایک عظیم خالق کی تخلیق ہے، جو ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

عقلی دلیل:

عبادت اسی کی ہو سکتی ہے جو خود کامل، قادر، سننے والا اور دیکھنے والا ہو۔ جب اللہ کے سوا کوئی ایسی صفات نہیں رکھتا، تو عبادت کا مستحق بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

سوال 3: شرک کا معنی و مفہوم اور اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: **شرک کا معنی و مفہوم:**

شرک کے لغوی معنی حصہ داری، ساجھے پن، شریک ٹھہرانا" یا "کسی کو کسی کے ساتھ ملا دینا" کے ہیں۔

اصطلاح میں شرک اس عقیدے یا عمل کو کہتے ہیں جس میں انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو اُس کی ذات، صفات،

stepacademyofficial.com

اختیارات یا عبادت میں شریک کرے۔ یعنی اللہ کے سوا کسی اور کو خالق، مالک، رازق اور نفع و نقصان کا مالک یا عبادت کے لائق سمجھنا۔

شرک سب سے بڑا گناہ ہے اسے قرآن مجید میں ظلم عظیم کہا گیا ہے۔ شرک کی لعنت توحید کی بنیاد کو منہدم کر دیتی ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ شرک اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے، اور اگر کوئی مشرک شخص بغیر توبہ کیے شرک کی حالت میں دنیا سے چلا جائے تو اس کی مغفرت نہیں ہوگی۔ شرک انسان کو اپنے خالق کی بندگی سے ہٹا کر مخلوق کی غلامی میں ڈال دیتا ہے، اور یہی سب سے بڑی گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کو اسی لیے مبعوث فرمایا کہ وہ لوگوں کو توحید کی طرف بلائیں اور شرک سے روکیں۔

شرک کی اقسام:

اسلام کا بنیادی اور سب سے اہم عقیدہ توحید ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا، اسی کو خالق، مالک، رازق، عبادت کے لائق اور نفع و نقصان کا مالک سمجھنا۔ اس عقیدے کے برعکس اگر کوئی شخص اللہ کی ذات، صفات، اختیارات یا عبادت میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرائے تو یہ شرک کہلاتا ہے۔ شرک ایسا گناہ ہے جس کے بارے میں قرآن مجید میں واضح طور پر فرمایا گیا کہ اگر کوئی اس گناہ کے ساتھ مر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں فرماتا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے سب سے پہلے اپنی قوم کو شرک سے بچنے اور توحید کو اپنانے کی دعوت دی۔ ذیل میں شرک کی اقسام کا ذکر کیا جا رہا ہے تاکہ ایک مومن صحیح عقیدہ اختیار کر سکے اور شرک جیسے عظیم گناہ سے بچ سکے۔

i. ذات میں شرک:

ذات میں شرک سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرایا جائے، یعنی یہ عقیدہ کہ کوئی اور بھی اللہ کے برابر یا اس جیسا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یکتائی اور وحدانیت کا انکار کرنا ذات میں شرک ہے، جو اسلام میں سب سے بڑا گناہ اور سب سے شدید جرم ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ (سورۃ الاخلاص: 1)

ترجمہ: "۔(اے نبی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم!) آپ فرما دیجیے وہ اللہ ایک (ہی) ہے۔"

اس آیت میں اللہ کی ذات کی وحدانیت واضح کی گئی ہے اور تمام شرک کی نفی کی گئی ہے۔ نیز فرمایا

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾ (سورۃ النساء: 48)

ترجمہ: "بے شک اللہ اِس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اُس کے ساتھ شرک کیا جائے اور جو (گناہ) اِس کے علاوہ ہے جس کے لیے چاہے گا معاف فرما دے گا۔"

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ" (سنن الترمذی: 1646)

ترجمہ: سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

مثال: اللہ تعالیٰ کے علاوہ دوسروں کو بھی خدا ماننا (مثلاً تثلیث) کسی کو اللہ کی اولاد ماننا (جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں)

﴿لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ﴾ ترجمہ: "نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ وہ کسی کا بیٹا ہے۔" (سورۃ الاخلاص: 3)

stepacademyofficial.com

ii. صفات میں شرک:

صفات میں شرک سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرایا جائے۔ یعنی اللہ کی صفات کاملہ جیسے کہ علم، قدرت، زندگی، سماعت، بصارت، وغیرہ کو کسی اور کے ساتھ مخصوص کرنا یا یہ ماننا کہ کوئی اور بھی یہی صفات رکھتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی خاص ہیں۔ یہ شرک کی ایک بڑی قسم ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی یکتائی کا انکار کرنا، توحید کا نفی کرنا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ﴾ (سورۃ البقرۃ: 255)

ترجمہ: اللہ (وہ ہستی ہے) جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہ) زندہ ہے (سب کو) قائم رکھنے والا ہے"

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"إن أعظم الذنوب عند الله الشرك به" (صحیح البخاری: 2766)

ترجمہ: یعنی اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ اس کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

مثال: کسی انسان یا دیوتا کو ازلی علم یا قدرت کا حامل سمجھنا کسی کو کارسازِ کائنات مان لینا۔

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾ ترجمہ: "اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں۔" (سورۃ الشوریٰ: 11)

iii. صفات کے تقاضوں میں شرک:

اللہ تعالیٰ کی صفات کاملہ وہ صفات ہیں جو اس کی ذات کے لیے مخصوص ہیں، جیسے کہ علم، قدرت، حیات، سماعت، بصارت وغیرہ۔ صفات کے تقاضے یہ ہیں کہ یہ صفات اللہ تعالیٰ میں کامل، بے مثال اور لامحدود ہوں۔ صفات کے تقاضوں میں شرک اس وقت پیدا ہوتا ہے جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی صفات میں کمی یا زیادتی کرے، یا یہ مان لے کہ کوئی اور بھی وہ صفات رکھتا ہے جو اللہ کے لیے مخصوص ہیں۔ یہ بھی شرک کی ایک شکل ہے کیونکہ اس سے اللہ کی یکتائی اور کمال کا انکار ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾ ترجمہ: "اس (اللہ) جیسی کوئی شے نہیں۔" (سورۃ الشوریٰ: 11)

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی صفات کا تقاضا یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت، اطاعت، دعا، محبت، قانون پر عمل کیا جائے۔ جب انسان اللہ کے سوا کسی اور کے آگے جھکے، اس سے حاجت مانگے، یا اس کے قانون کو اللہ کے قانون پر ترجیح دے، تو یہ "شرک فی تقاضائے صفات" کہلاتا ہے۔

﴿اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ﴾ ترجمہ: "تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔" (سورۃ الاسراء: 23)

رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ" (صحیح مسلم: 165)

ترجمہ: "جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اور وہ اسی حالت میں مر گیا، وہ جہنم میں داخل ہو گا۔"

عقلی دلیل:

خالق و مخلوق برابر نہیں ہو سکتے۔ محدود انسان اور لامحدود رب کے درمیان مشابہت ممکن نہیں۔ اگر دو خالق ہوتے تو نظام کائنات بکھر جاتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

stepacademyofficial.com

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ (سورۃ الانبیاء: 22)

ترجمہ: "اگر ان (آسمان اور زمین) میں اللہ کے سوا اور (بھی) معبود ہوتے تو یقیناً دونوں درہم برہم ہو جاتے۔"

سوال 4: عقیدہ توحید کے تقاضے تحریر کریں۔

جواب: **عقیدہ توحید کے تقاضے:**

عقیدہ توحید صرف ایک تصور یا زبانی دعویٰ نہیں بلکہ یہ ایک عملی زندگی کا ضابطہ ہے۔ اس پر ایمان لانے کے بعد زندگی کے ہر گوشے میں صرف اللہ تعالیٰ کو مالک، خالق، رازق، کارساز، معبود حقیقی اور محبوب ماننا ضروری ہے۔ شرک صرف بتوں کی پرستش نہیں بلکہ اللہ کے سوا کسی اور سے دل لگانا، نذر و نیاز دینا، سجدہ کرنا، یا فریاد کرنا بھی شرک کے زمرے میں آسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا﴾

ترجمہ: "اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو یقیناً وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا۔" (سورۃ النساء: 116)

محبتِ الٰہی:

عقیدہ توحید کا تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ محبت کی جائے، حتیٰ کہ اپنی جان، مال، اولاد اور دنیاوی چیزوں سے بھی زیادہ۔ ایمان والوں کی صفت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ (البقرہ: 165)

ترجمہ: "اور جو ایمان لائے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں"

اطاعتِ الٰہی:

اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کے آگے سر تسلیم خم کر دینا اور اس کی رضا کو ترجیح دینا۔

﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (النساء: 59)

ترجمہ: "اللہ کی اطاعت کرو اور (اُس کے) رسول (خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم) کی اطاعت کرو"

خشیتِ الٰہی:

اللہ سے ڈرنا، گناہوں سے بچنا اور اس کی نافرمانی پر دل میں خوف محسوس کرنا۔

﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ﴾ (سورۃ المائدہ: 3)

ترجمہ: "تو (مسلمانو!) اُن سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو"۔

توکل علی اللہ:

ہر حال میں اللہ پر بھروسہ رکھنا، اسباب کو اختیار کرتے ہوئے بھی نتیجہ صرف اللہ کے سپرد کرنا۔

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ﴾ (سورۃ المائدہ: 23)

ترجمہ: "اور اللہ ہی پر بھروسا رکھو اگر تم مومن ہو۔"

دعا صرف اللہ سے مانگنا:

حاجت، شفا، مغفرت، رزق سب صرف اللہ سے مانگنا۔

stepacademyofficial.com

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ (سورۃ المومن: 60)

ترجمہ: " اور تمھارے رب نے فرمایا کہ تم مجھ سے دُعا مانگو میں تمھاری دُعا (ضرور) قبول کروں گا۔"

نذر و نیاز صرف اللہ کے لیے:

اگر کسی نذر یا نیاز کو غیر اللہ کے نام پر مانا جائے تو یہ شرک ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (سورۃ الانعام: 162)

ترجمہ: " آپ فرما دیجیے بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔"

سجدہ صرف اللہ کو کرنا:

سجدہ عبادت ہے، اور عبادت صرف اللہ کے لیے مخصوص ہے۔ کسی انسان، جن یا دیوتا کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا﴾ (سورۃ النجم: 62)

ترجمہ: " تو اللہ کے لیے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔"

سوال 5 عملی زندگی میں عقیدۂ توحید کے فوائد و ثمرات بیان کریں۔

جواب: عملی زندگی میں عقیدۂ توحید کے فوائد و ثمرات:

عقیدۂ توحید انسان کے صرف مذہبی تصور کو درست نہیں کرتا، بلکہ اس کی فکری، اخلاقی، نفسیاتی اور عملی زندگی میں بھی انقلابی تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔ جب انسان یہ عقیدہ دل و جان سے قبول کرلیتا ہے تو اس کی زندگی میں استقامت، حوصلہ اور اطمینان پیدا ہوتا ہے اور انقلابی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

عزتِ نفس کی حفاظت:

عقیدۂ توحید انسان کو خوددار بناتا ہے۔وہ صرف اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے، اسی سے محبت کرتا ہے اور اسی کا خوف رکھتا ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ جو ہستی عزت دے سکتی ہے وہ صرف اللہ ہے، لہٰذا وہ مخلوق کے سامنے جھکنے سے انکار کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ﴾ (سورۃ آل عمران: 26)

ترجمہ: "اور تو جسے چاہے عزت عطا فرماتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کرتا ہے۔"

عجز و انکساری کی دولت:

توحید کا عقیدہ انسان میں عجز، تواضع اور انکسار پیدا کرتا ہے۔ جب اسے یہ احساس ہو جائے کہ ہر چیز اللہ کے اختیار میں ہے، تو وہ خود کو بڑا یا برتر نہیں سمجھتا، بلکہ اللہ کے سامنے جھکنے والا بندہ بن جاتا ہے۔

عزم و ہمت:

عقیدۂ توحید انسان کو پختہ ارادہ، بلند حوصلہ اور قوی امید عطا کرتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ دنیا میں کی گئی کوئی بھی نیکی رائیگاں نہیں جائے گی، بلکہ اللہ تعالیٰ اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

stepacademyofficial.com

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ﴾ (سورۃ الزلزال: 7)

ترجمہ: "تو جس نے ذرّہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔"

استقامت اور بہادری:

عقیدۂ توحید انسان کو نڈر اور باوقار بناتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ موت و حیات، نفع و نقصان صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس لیے وہ باطل کے سامنے نہیں جھکتا، اور حق پر ڈٹ جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا﴾ (سورۃ فصلت: 30)

ترجمہ: "بے شک جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔"

قناعت اور غنا:

توحید کا عقیدہ انسان کو قناعت سکھاتا ہے، یعنی جو کچھ اللہ دے، اسی پر خوش رہنا۔ وہ جانتا ہے کہ رزق کا مالک صرف اللہ ہے، اور کوئی دوسرا، اسے نہ دے سکتا ہے نہ روک سکتا ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ﴾ (الذاریات: 58)

ترجمہ: "بے شک اللہ ہی سب سے بڑھ کر رزق دینے والا بڑی قوت والا مضبوط ہے۔"

شخصیت کی نشوونما:

توحید پر ایمان رکھنے والا انسان ایک متوازن، بامقصد، مطمئن اور اللہ کے احکام کے پابند انسان بن جاتا ہے۔ وہ ہر عمل اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے، خواہ تنگ دستی ہو یا فراوانی، ہر حال میں صبر، شکر اور توکل کے ساتھ جیتا ہے۔

﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾ (سورۃ الانعام: 162)

ترجمہ: "آپ فرما دیجیے بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔"

سوال 6 عملی زندگی میں شرک کے نقصانات واضح کریں۔

جواب: عملی زندگی میں شرک کے نقصانات:

شرک اسلام میں سب سے بڑا گناہ اور سب سے بڑا کفر ہے، جو انسان کی زندگی پر گہرے منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو شریک ٹھہراتا ہے تو اس کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور اس کی زندگی میں بے سکونی اور بے یقینی پھیل جاتی ہے۔ شرک نہ صرف انسان کے روحانی حال کو خراب کرتا ہے بلکہ اس کی عملی زندگی کو بھی متاثر کرتا ہے۔ شرک کی وجہ سے انسان کے اعمال کی قبولیت رُک جاتی ہے اور وہ حق و باطل میں فرق کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ مشرک کا انجام دنیا و آخرت میں خطرناک ہوتا ہے۔ شرک انسان کو اللہ کی رحمت سے دور کر دیتا ہے۔ اسلام میں شرک کی سخت ممانعت اسی لیے کی گئی ہے کہ یہ انسان کی زندگی کے ہر شعبے میں تباہ کن ثابت ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار شرک سے بچنے کی نصیحت کی ہے تاکہ انسان اپنی زندگی کو کامیابی کی راہ پر لے جائے۔

انسانیت کی توہین:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور صرف اپنی عبادت کا حکم دیا ہے۔ جب انسان غیر اللہ جیسے بت، درخت، قبریں،

stepacademyofficial.com

مورتی وغیرہ کے سامنے جھکتا ہے تو وہ دراصل اپنی عزتِ نفس کو پامال کرتا ہے اور انسانیت کی تذلیل کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ﴾

ترجمہ: "اور جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہے تو (اس کا حال ایسا ہے کہ) جیسے وہ آسمان سے گر پڑا پھر (یا تو) اسے پرندے (راہ میں سے) اُچک لے جاتے ہیں یا ہوا اسے لے جا کر پھینک دیتی ہے کسی دُور دراز جگہ۔" (سورۃ الحج: 31)

خوف اور وہم میں مبتلا ہونا:

شرک کرنے والا شخص مختلف جھوٹے معبودوں، بزرگوں، دیوی دیوتاؤں یا آسیبوں کے خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ ان سے نقصان اور بھلائی کی امید باندھتا ہے، جس سے اس کی سوچ میں پراگندگی، اور دل میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی صرف اپنی ذات سے ڈرنے کا حکم دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ﴾ (المائدہ: 3)

ترجمہ: "تو (مسلمانو!) اُن سے مت ڈرو اور مجھ سے ڈرو"۔

ذہنی انتشار اور یکسوئی سے محرومی:

شرک انسان کو یکسوئی سے محروم کرتا ہے۔ اس کی توجہ اللہ کی طرف سے ہٹ کر کئی جھوٹے سہاروں میں تقسیم ہو جاتی ہے، اور وہ نہ دنیا میں پُر سکون رہتا ہے اور نہ آخرت کے لیے متوجہ ہوتا ہے۔ مشرک ہر چھوٹے بڑے مسئلے کے لیے مختلف سہارے تلاش کرتا ہے، جس سے اس کی فکری اور عملی زندگی بکھر جاتی ہے۔

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) توحید کی جامع تعلیم پر مبنی سورت ہے:

(الف) سورۃ الفاتحہ (ب) سورۃ الاخلاص ✓ (ج) سورۃ البقرۃ (د) سورۃ النصر

(ii) توحید فی ذات سے مراد ہے:

(الف) اللہ کی ذات کی یکتائی کا اقرار ✓ (ب) اللہ کی صفات پر کامل ایمان

(ج) اللہ کو عبادت کے لائق سمجھنا (د) اللہ کی ربوبیت پر ایمان

(iii) شرک کے بارے میں قرآن میں سب سے سخت وعید والی آیت ہے:

(الف) إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ... ✓ (ب) اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

(ج) قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ (د) وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ

(iv) توحید ربوبیت کا مطلب ہے:

(الف) اللہ کی یکتا ذات کا اقرار (ب) اللہ کی صفات کا اقرار

(ج) اللہ تعالیٰ کو سب کا رب ماننا ✓ (د) اللہ کے علاوہ رب ماننا

stepacademyofficial.com

(v) توحید فی الوہیت سے مراد ہے:
(الف) اللہ کو عبادت کے لائق ماننا ✓ (ب) اللہ کی ذات میں شریک ٹھہرانا
(ج) اللہ کو خالق ماننا (د) اللہ کی صفات کا اقرار

(vi) توحید فی اسماء وصفات ہے:
(الف) اللہ کی عبادت کرنا (ب) اللہ کی ذات کو واحد ماننا
(ج) اللہ کے تمام ناموں اور صفات کا اقرار کرنا ✓ (د) صرف اللہ کی عبادت کرنا

(vii) قرآن مجید کے مطابق جو شخص شرک کرے گا وہ:
(الف) نقصان اٹھائے گا (ب) بخشا نہیں جائے گا ✓ (ج) فضول خرچ ہو گا (د) مجرم ٹھہرے گا

(viii) شرک کے نقصانات میں سب سے بڑا نقصان ہے:
(الف) دنیاوی مشکلات (ب) آخرت میں سزا ✓ (ج) جسمانی بیماری (د) مالی نقصان

(ix) شرک سے بچاؤ کا سب سے مؤثر طریقہ ہے:
(الف) دوسروں کی خدمت کرنا (ب) صرف اللہ کی عبادت کرنا ✓
(ج) کثرت سے عبادت کرنا (د) صدقہ وخیرات کرنا

(x) اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے:
(الف) عقیدہ توحید ✓ (ب) عقیدہ رسالت
(ج) عقیدہ آخرت (د) عقیدہ ایمان بالملائکہ

(xi) تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی تبلیغ کا آغاز کیا:
(الف) عقیدہ توحید سے ✓ (ب) عقائد کی اصلاح سے
(ج) رسم ورواج کی اصلاح سے (د) دوسروں کے دکھ درد بانٹنے سے

(xii) توحید کا معنی ہے:
(الف) عقائد کی اصلاح کرنا (ب) پیغام پہنچانا
(ج) نیکی کی دعوت دینا (د) اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا ✓

(xiii) توحید کی اقسام ہیں:
(الف) دو (ب) تین (ج) چار ✓ (د) پانچ

(xiv) عقیدہ توحید کا جامع بیان ہے:
(الف) سورت الفاتحہ میں (ب) سورت الاخلاص میں ✓
(ج) سورت العلق میں (د) سورت الناس میں

(xv) قرآن مجید میں ظلم عظیم کہا گیا ہے:
(الف) والدین کی نافرمانی کو (ب) ناپ تول میں کمی کو
(ج) دوسروں کی غیبت کو (د) اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کو ✓

stepacademyofficial.com

(xvi) شرک کے لغوی معنی ہیں:

(الف) حصہ دار بنانا ✓ (ب) عبادت کرنا (ج) مدد کرنا (د) یکتا جاننا

(xvii) وہ گناہ جس کی بخشش نہیں ہوگی:

(الف) شرک ✓ (ب) جھوٹ (ج) ملاوٹ کرنا (د) دوسروں کا حق مارنا

(xviii) وہ شخص جو شرک کرتا ہے اسے کہا جاتا ہے:

(الف) مشرک ✓ (ب) منافق (ج) فسادی (د) کافر

(xix) اللہ تعالیٰ معاف نہیں کرے گا:

(الف) شرک کرنے والے کو ✓ (ب) منافقت کرنے والے کو

(ج) چغلی کھانے والے کو (د) دوسروں سے حسد کرنے والے کو

(xx) وہ شخص جو شرک کرتا ہے اسے کہا جاتا ہے:

(الف) مشرک ✓ (ب) منافق (ج) فسادی (د) کافر

اضافی کثیر الانتخابی سوالات

(i) توحید فی ذات کا کیا مطلب ہے؟

جواب: توحید فی ذات کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی ذات کی یکتائی اور وحدانیت پر کامل ایمان لانا۔ یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ کوئی اس کا ہمسر یا شریک ہے۔

(ii) شرک کی سب سے بڑی قسم کون سی ہے؟

جواب: شرک فی الوہیت سب سے بڑی قسم ہے کیوں کہ اس میں اللہ کی عبادت میں دوسروں کو شریک ٹھہرایا جاتا ہے۔ یہ اس لیے خطرناک ہے کیونکہ عبادت اللہ کی خاص صفت ہے اور اس کا شریک بنانا اسلام کے بنیادی عقیدے کی نفی ہے۔

(iii) توحید فی ربوبیت کی وضاحت کریں۔

جواب: توحید فی ربوبیت کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی کائنات کا رب، خالق، پالنے والا اور سب کا مالک ہے۔ کوئی بھی اس کے سوا کائنات پر حکمرانی یا قدرت نہیں رکھتا۔ یہ عقیدہ اللہ کی قدرت اور انتظام کائنات پر ایمان کو ظاہر کرتا ہے۔

(iv) توحید فی الوہیت کا مفہوم بیان کریں۔

جواب: توحید فی الوہیت کا مطلب ہے صرف اللہ کی عبادت کرنا اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا۔ عبادات جیسے نماز، روزہ، قربانی اور دعا صرف اللہ کے لیے ہیں۔ اس میں ہر طرح کی شرک کی ممانعت شامل ہے۔

(v) شرک فی صفات کا کیا مطلب ہے؟

جواب: شرک فی صفات کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک سمجھنا یا اس کی صفات کو غلط انداز میں بیان کرنا۔ مثلاً اللہ کے علم، قدرت یا کسی بھی دوسری صفت میں کسی کو برابر یا شریک سمجھنا شرک فی صفات ہے جو عقیدہ توحید کی نفی ہے۔

(vi) قرآن میں شرک کرنے والے کا انجام کیا ہوگا؟

جواب: قرآن مجید میں واضح ہے کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا، اس کا گناہ کبھی نہیں بخشا جائے گا۔ اس کے لیے آخرت

stepacademyofficial.com

میں شدید عذاب کا وعدہ کیا گیا ہے کیوں کہ شرک ایمان کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

(vii) توحید کی کتنی اقسام ہیں اور ان کا نام کیا ہے؟

جواب: توحید کی چار اقسام ہیں: توحید فی ذات (اللہ کی ذات کی یکتائی)، توحید فی صفات (اللہ کی صفات کی یکتائی)، توحید فی ربوبیت (اللہ کے رب ہونے کا اقرار)، اور توحید فی الوہیت (صرف اللہ کی عبادت کرنا)۔ یہ تمام اقسام اسلام کے بنیادی عقیدے کی تشکیل دیتی ہیں۔

(viii) شرک فی ذات کا کیا مطلب ہے؟

جواب: شرک فی ذات کا مطلب ہے کہ اللہ کی ذات کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا یا اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا معبود ماننا۔ یہ سب سے بڑا اور سب سے خطرناک شرک ہے کیونکہ یہ توحید کی بنیاد کو ہی مٹاتا ہے۔

(ix) سورۃ الاخلاص توحید کی کس قسم کی جامع تعلیم دیتی ہے؟

جواب: سورۃ الاِخلاص توحید فی ذات کی جامع تعلیم دیتی ہے کیونکہ اس میں اللہ کی ذات کی یکتائی، اس کی بے نیازی، اس کے کسی کا بیٹا یا والد نہ ہونے اور اس کے ہمسر نہ ہونے کی وضاحت کی گئی ہے۔ یہ سورت توحید کا خلاصہ اور بنیاد ہے۔

(x) شرک کی مذمت میں اللہ تعالیٰ کا ایک فرمان بیان کریں۔

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شرک کو ظلم عظیم قرار دیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

ان الشرک لظلم عظیم (سورۃ لقمان: 13) ترجمہ: بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے

حل مشقی سوالات

سوال نمبر 1: درست جواب کا انتخاب کریں۔

(i) اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا ماننا کہلاتا ہے:
(الف) توحید ✓ (ب) اطاعت (ج) اتباع (د) آخرت

(ii) کائنات میں مختلف جہانوں کا وجود اور ان میں اختلاف و تنوع پتا دیتا ہے:
(الف) ٹیکنالوجی کا (ب) قربِ قیامت کا (ج) خالق حقیقی کا ✓ (د) ترقی کا

(iii) انسانی وجود کا ایک ایک حصہ گواہی دیتا ہے:
(الف) طبی ترقی کی (ب) انسان کی عظمت کی
(ج) انسانی کمزوری کی (د) اللہ تعالیٰ کے وجود کی ✓

(iv) انسان میں عاجزی و انکساری کی صفت پیدا ہوتی ہے:
(الف) فرشتوں پر ایمان لانے سے (ب) عقیدہ توحید پر ایمان لانے سے ✓
(ج) عقیدہ تقدیر پر ایمان لانے سے (د) آسمانی کتب پر ایمان لانے سے

(v) مشرک شخص کے دل میں پیدا ہوتا ہے:
(الف) خوف ✓ (ب) محبت (ج) نفرت (د) رعب

stepacademyofficial.com

سوال نمبر2: مختصر جواب دیں۔

(i) توحید کا معنیٰ و مفہوم تحریر کریں۔

جواب: توحید کا معنی ہے "ایک ماننا' یکتا جاننا'۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، صفات، ربوبیت، الوہیت اور عبادت میں اکیلا اور یکتا مانا جائے۔

(ii) مظاہر قدرت سے وجودِ باری تعالیٰ کی کوئی ایک دلیل تحریر کریں۔

جواب: آسمان و زمین، سورج و چاند، دن و رات کا تسلسل اور کائنات کا نظم و ضبط اس بات کی دلیل ہے کہ ایک خالق و مدبر ہستی موجود ہے، اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

(iii) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی ایک دلیل تحریر کریں۔

جواب: اگر اللہ کے سوا اور بھی معبود ہوتے تو زمین و آسمان کا نظام تباہ ہو جاتا، لیکن چوں کہ یہ نظام قائم ہے، اس لیے خالق صرف ایک ہی ہے۔ ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الانبیاء: 22)

(iv) توحید کی کوئی سی دو اقسام بیان کریں۔

جواب: **توحیدِ ربوبیت:** اللہ کو خالق، مالک، رازق اور مدبر ماننا۔

توحیدِ اُلوہیت: صرف اللہ تعالیٰ ہی کو عبادت کے لائق سمجھنا

(v) عملی زندگی میں شرک کے نقصانات کا جائزہ لیں۔

جواب: شرک انسان کو خوف، ذہنی غلامی، فکری انتشار اور عاجزی کی بجائے مخلوق کے سامنے جھکانے پر مجبور کرتا ہے۔ وہ اللہ پر توکل کی بجائے غیر اللہ سے امیدیں لگاتا ہے جس سے اس کی عزتِ نفس مجروح ہوتی ہے اور روحانی سکون چھن جاتا ہے۔

سوال نمبر3: تفصیلی جواب دیں۔

ح عقیدہ توحید کا معنی و مفہوم، اہمیت اور اس کی اقسام بیان کریں۔

جواب: جواب کے لیے دیکھیں اس سیکشن کا سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ و اساتذہ کرام

☆ طلبہ وجود باری تعالیٰ اور کائنات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کے بارے میں مواد تلاش کر کے کمرا جماعت میں پیش کریں۔

☆ اثباتِ توحید اور ردّ شرک کے عقلی و نقلی دلائل جمع کریں۔

☆ مندرجہ ذیل میں سے ایسے کاموں کی نشان دہی کریں جو عملی شرک کہلاتی ہیں۔

مخلوق کو سجدہ کرنا　　جھوٹ بولنا　　مظاہر فطرت کی پرستش کرنا　　خیانت کرنا

stepacademyofficial.com